بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

ٹیلیفون نمبر ۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۹ اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ درد نقرس میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نماز جمعہ کے لئے مسجد اقصےٰ میں تشریف لے گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا چھوٹا لڑکا امین احمد تا حال بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں:

متبرک خونریزی

خواہشاتی طرز فکر انسان کو کسی حد تک صراط مستقیم سے ہٹا دیتا ہے۔ اس کا اندازہ اس نظریہ "جہاد فی سبیل اللہ" کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو مودودی صاحب نے نازیت کے زیر اثر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اسلامی جماعت کے متعلق آپ کا ارشاد ہے۔

"یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔"

"مسلم پارٹی .... ایک طرف اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائیگی اور تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی کہ اس مسلک کو قبول کریں۔ جس میں ان کے لئے حقیقی فلاح مضمر ہے۔ دوسری طرف اس میں اگر طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی۔"

مودودی صاحب نے جسارت یہ کی ہے کہ اپنے اس من گھڑت نظریہ کی تائید میں قرآن کریم سے چند ایسے ٹکڑے بھی پیش کئے ہیں۔ کہ جن کو اگر اپنے سیاق و سباق کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف کھل جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ پاک کلام مودودی صاحب کے نظریہ کی تردید کے لئے خاص طور پر نازل فرمایا ہے۔ ہم نے رسالہ ریویو آف ریلجنز قادیان جلد ۴۵ ؁ ۱۱ بابت ماہ نومبر ؁۱۹۴۶ء میں تفصیل سے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ اس غلط نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے قرآن پاک کی آیات کو کس طرح مسخ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاد بالسیف کے حدود اتنی وضاحت سے بیان کئے ہیں۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ کہ جب تک علمائے کج اعوج کی طرح کلام اللہ کا ایک بہت بڑا حصہ منسوخ نہ قرار دیا جائے۔ اور اس میں تحریف نہ تسلیم کی جائے۔ مودودی صاحب کس طرح اپنا نظریہ جہاد ثابت کر سکتے ہیں۔ جن درباری علماء نے اس مسئلہ کو وہ لباس پہنایا تھا۔ جس نے اسلام کو اغیار میں رسوا کیا۔ اور اس کا نام خونی مذہب رکھوا لیا انہوں نے سب سے پہلے آیت لا اکراہ فی الدین کو منسوخ قرار دے لیا تھا۔ اگر صرف اسی ایک آیت کو منسوخ نہ سمجھا جائے۔ تو مودودی صاحب کا ہوائی قلعہ اپنے تمام تقدس فی سبیل اللہ کے باوجود صابن کے بلبلے کی طرح ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک غیر مسلم فرد کو مجبور کیا جاتا ہے کہ یا اسلام قبول کر یا اپنا گھر بار اور اپنی اولاد کو مسلمانوں کے حوالے کر دے۔ تاکہ اسلامی شریعت پر گھر بار چلایا جائے اور اولاد کی تربیت کی جائے ورنہ سر گردن سے اڑا دیا جائے گا۔

یقیناً مودودی صاحب کے نزدیک بھی یہ اکراہ فی الدین ہے۔ سوال ہے کہ جو بات انفرادی لحاظ سے اکراہ فی الدین ہے اجتماعی لحاظ سے کیوں نہیں۔ اگر اسلامی حکومت غیر اسلامی ہمسایہ حکومت پر اپنی شریعتی نعمتیں نچھاور کرنے کے لئے ہلہ بول سکتی ہے۔ تو ایک فرد اور اس کے خاندان کو ان نعمتوں سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ کیا محض اس لئے کہ مرگ انبوہ جشنے دارد۔ جب ایک فرد اور اس کے خاندان پر ان نعمتوں کا ٹھونسنا ناجائز ہے۔ تو ایک ملک کے ملک پر بزور شمشیر ان کو ٹھونسنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے ؎

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بو العجبی است

قرآن کریم میں اس تشددی اور جبریہ نظریہ کی جو نازیت سے از سر نو مستعار لیا گیا ہے۔ کوئی اصل نہیں۔ اگر ہوتی تو پیش کی جاتی۔ لیکن اس لئے کہ داد سخن طرازی ملتی رہے۔ اور انشا پردازی کی دلفریبیاں کم نہ ہونے پائیں۔ اور لوگ یہ نہ کہیں کہ مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیالوں نے موجودہ حالات میں فی الحال اس نظریہ کو ترک کر دیا ہے۔ اس میں دلآویز موشگافیوں کی مشق ابھی تک جاری ہے۔ چنانچہ تحریک اقامت دین کے نقیب و داعی "کوثر" اشاعت ۱۳ اپریل میں "اسلام میں جہاد کا مقام" اور "دعوت حق کا ایک ضروری مرحلہ" کے دوہرے عنوان کے نیچے جناب امین احسن صاحب اصلاحی نے "جہاد کی چند شرطیں" بیان فرمائی ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ یہ تمام کی تمام شرائط من گھڑت ہیں اور قرآن کریم میں ان کی کوئی بنیاد نہیں۔ ان شرائط کی ضرورت دوگونہ ہے۔ اول جہاد کا وہ غلط نظریہ جس کا اوپر ذکر ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

دوئم مودودی صاحب اور آپ کے دوستوں کو یہ مشکل درپیش ہے۔ کہ وعظ تو اور ہے۔ لیکن عمل اسلام کے اسی اصول پر ہے۔ جس کی طرف آج سے پچاس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی تھی۔ اس قول و فعل کے تضاد کو ڈھانپنے کے لئے طریقہ یہی مستحسن ہے۔ کہ شرائط کی بھول بھلیاں ایجاد کی جائیں۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

آپ کی پہلی شرط یہ ہے۔ کہ جن لوگوں

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے۔ ان پر پہلے پوری طرح حق کی تبلیغ کردی جائے۔ ...... اس کلیہ سے صرف وہ جنگ مستثنیٰ ہے۔ جو مدافعت اور حفاظت کے لئے لڑی جائے۔

اس شرط کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) انبیاء کے ذریعہ اتمام حجت۔

(ب) صالحین کے ذریعہ اتمام حجت۔

آپ کی دوسری شرط یہ ہے۔ کہ جنگ صالحین کے ذریعہ لڑی جائے۔ یعنی اس متبرک خونریزی میں صرف خدا کے مقدس ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ الحمد۔ اللہ۔ خدا کے مقدس!

آپ کی تیسری شرط یہ ہے۔ کہ یہ جنگ ایک با اختیار و با اقتدار امیر کی قیادت و امارت میں لڑی جائے۔ یعنی ایک صالح ہٹلر یا ایک صالح سٹالین کے زیر کمان۔ اس مقدس جنگ اور اسکی شرائط کو پڑھ کر اگر اغیار کہیں۔ کہ

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

تو فرمایئے اس میں ان اغیار کا زیادہ قصور ہے یا ہمارا (باقی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ سے واپسی

(۴)

سکھر میں قیام

سکھر۔ ۱۳ مارچ۔ سکھر میں قیام کے دوران ارد گرد کی احمدی جماعتوں کے بہت سے غیر احمدی دوست بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔ عمائدین شہر میں سے جنہوں نے جناب سید غلام مرتضیٰ صاحب اگزیکٹو انجینئر جن کے بنگلہ پر حضور فروکش تھے کے مدعو کرنے پر حضور کے ساتھ شام کا کھانا اور دوسرے روز ظہیرہ تناول فرمایا۔ بعض کے اسماء درج ذیل ہیں۔

جناب پیر غلام حیدر صاحب سیشن جج سکھر۔ مسٹر انصاری اگزیکٹو انجینئر۔ جناب عبدالعزیز صاحب عباسی اگزیکٹو انجینئر۔ خان بہادر آغا نظام الدین صاحب۔ مسٹر بھٹو اگزیکٹو انجینئر۔ مسٹر شیخ اگزیکٹو انجینئر۔ مسٹر لغاری سب جج روہڑی۔ مسٹر گل حسن انسپکٹر پولیس سکھر۔ مسٹر پیر بخش ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر سردار محمد اکبر خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس سکھر

سکھر میں دو روزہ قیام کے دوران مختلف ملاقاتوں میں ان دوستوں نے اور ان کے علاوہ بعض احمدی دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو سوالات دریافت کئے۔ انہیں جوابات کے ساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

سوال:۔ Spiritual روحانی لوگ زیادہ سفر کیوں کرتے ہیں؟

جواب۔ وہ زیادہ سفر دنیا کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے کرتے ہیں۔ ان میں قربانی اور خیر خواہی کا جو جذبہ ہوتا ہے۔ وہ انہیں مجبور کرتا ہے۔ اگر ان کے سفروں کے نتیجہ میں دنیا ان کا خیر مقدم خندہ پیشانی سے کرے۔ اور ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ تو ان کے متعلق شبہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جب وہ دنیا کی مخالفت کے باوجود ایسا کرتے ہیں۔ تو لازماً ماننا پڑیگا۔ کہ ان میں سچی خیر خواہی پائی جاتی ہے۔

سوال۔ بعض لوگ احمدیت کی صداقت کے قائل تو ہوتے ہیں۔ لیکن وہ مانتے نہیں۔

جواب:۔ عقل کی اصلاح اور چیز ہے۔ اور دل کی اصلاح اور چیز ہے۔ بعض دفعہ انسان عقلی طور پر تو کسی چیز کو مان لیتا ہے۔ لیکن چونکہ دل میں قربانی کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ عقل کے تابع نہیں ہوتا۔ چونکہ دل کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ان کے دلوں کو بھی بدل دے۔

سوال۔ نبی لوگوں کو کس طرح منوایا کرتے ہیں

جواب:۔ نبی منواتے تو نہیں۔ وہ تو صرف اللہ تعالےٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ آگے صداقت کو قبول کرنے کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جسے چاہے۔ دے۔ دیتا ہے۔

سوال۔ بعض لوگ بیعت کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ بری عادتیں نہیں چھوڑتے۔

جواب:۔ سائل کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اگر آپ کے دل میں احساس ہے۔ تو آپ جا کر انہیں سمجھائیے۔ اور اگر پھر بھی وہ نہ سمجھیں۔ تو مرکز میں اطلاع دیں۔ میں خود تو ہر شخص کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔

سوال۔ ایسے شخص جو گناہوں کو ترک نہ کریں۔ ان کی بیعت کروانی چاہیئے یا نہیں

جواب۔ اگر کوئی شخص آمادہ ہو۔ تو بیعت کروانی چاہیئے۔ کیا پتہ ہے۔ کہ وہ دوسرے روز ہی سارے گناہ ترک کر دے چنانچہ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات پائے جاتے ہیں۔ کہ بہت بڑے چور ڈاکو نے ان واحد میں اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالےٰ کے سامنے سر جھکا دیا۔ اور آئندہ کبھی ارتکاب نہ کیا۔

(منیر احمد دینس)

درخواست دُعاء

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

میری پوتی مسعود احمد خاں کی بچی عزیزہ نصرت جہاں سخت بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کے لئے خود دل سے دعا فرمائیں۔ بہت سخت مجھے اس کا فکر ہے بیماری خطرناک ہے۔ جگر اور انتڑیوں میں پیپ اور بخار ہر وقت ۱۰۵ رہتا ہے

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۹ جنوری ۱۹۴۷ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ پہلے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ دعا فرماویں۔ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت اور عمر دے۔ اور نیک و صالح بنائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امۃ الحمید نام تجویز فرمایا ہے۔ فتح دین۔ محلہ دارالفضل قادیان

نتیجہ مقابلہ انصار سلطان القلم

سال سابق کے چوتھے مقابلہ کا نتیجہ حسب ذیل ہے۔ مقابلہ کا عنوان تھا "آخری زمانہ کی علامات" اول۔ دوم۔ سوم رہنے والے حضرات کی خدمت میں عنقریب انعام ارسال کیا جاوے گا۔ اگلے مقابلہ کا عنوان ہے "موجودہ فسادات کا حل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم میں" قائدین زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کے مضمون نگار صاحبان کو اس مقابلہ میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ مقابلہ کے مضامین تیار کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ہجرت یعنی ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء تک ہے مضمون سات سے بارہ فل سکیپ صفحات کے درمیان ہو۔ نتیجہ حسب ذیل ہے (۱) مولوی حکیم الدین صاحب احمد زعیم ناصر آباد اول $\frac{75}{100}$

(۲) محمد ادریس صاحب عیسیٰ تھرڈ ایر کالج دوم $\frac{70}{100}$۔ (۳) مرزا خلیل احمد خاں صاحب II ایر کالج سوم $\frac{60}{100}$ (۴) ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب جگادھری $\frac{55}{100}$۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر جائداد وقف کرنا دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے

ہندو دہرم اور قیام امن

(از مکرم جناب مہاشہ محمد عمر صاحب)

ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی ہے۔ کہ ایک تعلیم یافتہ ہندو نوجوان نے ایک مسلم اخبار کو لکھا ہے۔ کہ اگر مسلمان امن کی ابجد سیکھنا چاہیں تو انہیں ہندو دہرم کی شرن میں آنا چاہیئے" یہ بات نہایت تعجب انگیز ہے۔ کہ جس مذہب کی تعلیم اور اس پر اہل مذہب کا تعامل دونوں ہی اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ کم سے کم ہندوستان میں جو فرقہ وارانہ تلخی اور کشیدگی پائی جاتی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔ اس دہرم کے ماننے والے بھی آج مسلمانوں کو امن کا سبق سکھلانے کا دعوےٰ کر رہے ہیں۔ اور ان کو دعوت دے رہے ہیں۔ کہ وہ ہمارے پاس آکر امن کے متعلق تعلیم حاصل کریں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ہندو دہرم کا طرہ امتیاز ہی بنی نوع انسان میں تفریق اور منافرت ہے۔ اور ہندوؤں کا پراچین اتہاس (قدیم تاریخ) اس بات پر شاہد ہے کہ انہوں نے اچھوتوں اور غیر ہندوؤں پر کس قدر انسانیت سوز ظلم کئے ہیں۔ ان کے ایسے رویہ نے بھارت کے باشندوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے سے روک دیا ہوا ہے۔

ذیل میں ہم چند حوالجات درج کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر ہندوؤں کے بارے میں ہندو دھرم کی الہامی کتاب وید اور دھرم شاستر کی کیا تعلیم ہے۔ اگر ہمارے نوجوان ہندو دوست پہلے ان کتب مقدسہ کا مطالعہ کر لیتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ کہ امن اور ہندو دہرم دو متضاد چیزیں ہیں۔

وید اور امن

میں اپنے ہندو دوست کو ان کی پوتر مذہبی کتب کے چند منتر بتاتا ہوں۔ جن میں غیر مذاہب کے بارے میں ایسی بھیانک تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جس کے ہوتے ہوئے ہمارے نوجوان دوست کا یہ کہنا کہ ہندو دہرم امن اور شانتی کی تعلیم دیتا ہے سچائی کو جھٹلانا ہے۔

اتھرو وید اور امن

پھر جب ہم اتھرو وید پر غور کرتے ہیں۔ تو اس میں کئی ایسے منتر ہیں۔ کہ جن میں صاف طور پر اس کی اجازت دی ہے کہ اپنے عقائد کے خلاف جس کے عقائد ہوں۔ اس کو تباہ و برباد کر دیا جائے۔ چنانچہ وید لکھتا ہے۔ کہ

"۱۔ تو وید کے مخالفوں کو کاٹ۔ کاٹ جا کاٹ ڈال ناش کر وناش کر۔ تباہ و برباد کر (اتھرو وید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۵۰)

۲۔ تو وید نندک (وید کی مذمت کرنے والے کو کاٹ ڈال۔ چیر ڈال۔ پھاڑ ڈال جلا دے۔ بھسم کر دے۔ پھونک دے۔ (اتھرو وید کانڈ ۱۲ انوواک ۵ منتر ۶۲)

یہ منتر میں نے بطور نمونہ از خروارے صرف اس لئے لکھے ہیں۔ تاکہ اس ہندو نوجوان کو یہ بتایا جائے۔ کہ جس وید کی طرف آپ دعوت دے رہے ہیں تاکہ ہم اس سے امن اور شانتی کی تعلیم حاصل کریں۔ اس کی تعلیم غیر مذاہب کے متعلق یہ ہے۔ کیا ایسی تعلیم کے ہوتے ہوئے اس ہندو نوجوان کا اسلام کو نعوذ باللہ بدامنی کی تعلیم دینے والا کہنا درست ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں۔ جس میں مسلمانوں کو یہ اجازت دی گئی ہو۔ کہ وہ اپنے مخالفین کو آگ میں جلا دیں۔ یا ان کو اذیت کر کے سزا دیں۔ لیکن وید میں جو کہ بقول ہندو نوجوان امن کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ ایسے بیسیوں منتر ہیں۔ جن میں صاف طور پر ہندوؤں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم اپنے مخالفین کو زندہ جلا دو۔

شاستر اور امن

پھر جب ہم وید کے بعد ہندو دھرم شاستر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی ایسے حوالجات ملتے ہیں۔ جو کہ ہندو نوجوان کے دعوے کی تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ منوسمرتی جو کہ ہندوؤں کی مستند اور مذہبی کتاب ہے۔ اس میں صاف حکم ہے۔ کہ

"جو دوج (برہمن۔ کھشتری۔ ویش) ترک شاستر (دلائل کی بناء پر) کی بناء پر دھرم کی اصل شرتی۔ وید اور سمرتی۔ شاستر کا نرادر (بے وقعتی) کرتا ہے وہ وید کا نندک ناستک ہے۔ اس لئے اس کو دھرمی لوگ اپنے فرقہ سے باہر کر دیں۔ منو ۲ ۱۱"

سوامی شنکر اچاریہ کی رائے

اگر شودر غیر ہندو۔ عیسائی۔ اچھوت وغیرہ وید کو سن لے۔ تو اس کے کان میں سکہ اور لاکھ پگھلا کر ڈال دینا چاہیئے اور اگر یہ وید کا اچارن (پڑھنا) کرے تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیئے۔ اور اگر ان میں سے کوئی وید کو ہاتھ لگا دے۔ یا وید کو اٹھا دے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیئے"۔

مہرشی گوتم کی رائے

شودر اگر وید کو سنے تو کانوں میں رانگا اور لاکھ بھروا دیں۔ اور اگر وید منتر پڑھے تو اس کی زبان کٹوا دیں اور اگر وید زبانی یاد کرے۔ تو اس کو مروا دیں"۔

(منقول از آریہ ہندی لاہور کی سدہانت انک)

ان حوالہ جات میں غیر ہندوؤں کے لئے جو تعلیم ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ کیسی ظالمانہ اور بھیانک تعلیم ان کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ کیا ایسی تعلیم کے ہوتے ہوئے آپ کا اسلام پر اعتراض کرنا اور اس کو بدامنی اور اشانتی پھیلانے والا بتانا یہ ثابت نہیں کرتا ہے۔ کہ آپ نہ اپنے دھرم کی تعلیم سے واقف ہیں۔ اور نہ آپ نے اسلام کا ہی مطالعہ کیا ہے۔ بلکہ کسی سے سن کر آپ نے اسلام پر یہ اعتراض کر دیا۔ کہ اسلام بدامنی کی تعلیم دیتا ہے۔

ہندو تاریخ اور امن

ہوسکتا کہ یہ نوجوان ہندو دوست یہ کہیں کہ یہ تعلیم تو صرف کتابوں میں لکھی ہے۔ لیکن کیا آپ کوئی نظیر بتا سکتے ہیں۔ کہ جس میں ہندوؤں نے غیر مذاہب پر مظالم اور ریتیا چار کئے ہیں۔ تو میں اس کی بھی چند ایک مثالیں لکھتا ہوں جس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ اس امن پسند فرقہ نے اپنے مخالفین پر کیا کیا ظلم اور ستم کئے ہیں۔

بدھوں پر ظلم

مہاشہ صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ حقیقی ہندو دھرم کی تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہیں تو ضروری ہے۔ کہ وہ اس وقت کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ جبکہ بدھوں کی حکومت کمزور ہو چکی تھی۔ اور ویدک دھرمیوں نے جن کی نیکی اور شانتی کا ہمارے ہندو نوجوان پر بھی اثر ہے۔ جو جو مظالم کئے وہ بیان سے باہر ہیں۔

پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے اپنی ایک کتاب سوامی دیانند کی لائف میں لکھتے ہیں۔ کہ

"بدھ دہرم اور ویدک دھرم میں جنگ وجدل یا ٹھک گن آپ اس مکمل طرز بیان سے یہ نتیجہ نہ نکالیں۔ کہ بدھ دھرم چپکے سے یا امن سے ہندوستان سے نکل گیا۔ جیسی جیسی خونخوار لڑائیاں دھارمک اور مذہبی یدھ (لڑائی) بدھوں کے ساتھ ہوئے ہیں۔ ان کا سمرن (یاد) بھی دل کو ہلا دیتا ہے۔ سینکڑوں خلق خدا کا اس خانہ جنگی میں ناش ہوا۔ راجے مہاراجے اس خانہ جنگی میں تباہ ہوئے۔ بہت سے خانماں برباد ہوئے۔ بہتیرے جلا وطن ہوئے اور بہتیرے جلا دیئے گئے" ص ۴۹

حضرات یہ چند حوالہ جات ہندو دہرم کے امن اور شانتی کے ہیں۔ جو کہ بتاتے ہیں۔ کہ یہ امن اور شانتی کی تعلیم دینے والا دھرم اپنے مخالفین کے ساتھ کس برتاؤ اور سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ان واقعات کو پڑھ کر کیا ہمارے ہندو نوجوان کو یہ جرأت ہوسکتی ہے۔ کہ وہ یہ اعلان کرے۔ کہ ہندو دہرم امن اور شانتی کا پرچارک ہے۔

ہمارے اس نوجوان کا اسلام کے متعلق یہ کہنا کہ وہ بد امنی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ ان کی ناواقفی ہے۔ اگر انہوں نے اسلام اور اسلامی تعلیم کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو ان کو معلوم ہوتا کہ حقیقی امن اور شانتی صرف اسلام ہی دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ اور اسلامی نیموں کا پالن کر کے ہی ہم امن اور شانتی میں رہ سکتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی امن اور شانتی وہی ہے۔ جس کو ہمارے گورو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کی۔ یہ ہماری ہی رائے نہیں۔ بلکہ بہت سے ہندو شرفاء کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ مہاتما ٹی۔ ایل وسوانی صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں فرمایا تھا۔ کہ میں نے جتنا بھی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صاحب کے جیون کا سوادھیائے (مطالعہ) کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آپ نے سنسار کے سامنے ایک ایسا شانتی کا مارگ (طریقہ) رکھا ہے۔ کہ اگر ہندوستانی اس مارگ پر چلیں۔ تو بہت جلد یہاں امن اور شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ کا عملی جیون اور آپ کی سکھشا یہ دونوں بتا رہے ہیں۔ کہ آج بھارت ورش شانتی سمپورن میں آپ کا کرتگیہ (ممنون) ہے۔

(پرکاش لاہور ۱۸ر فروری ۱۹۲۶ء)

بعض نادان یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اسلام نے دنیا میں آکر دویش اور اشانتی (بد امنی) کی شکھشا (تعلیم) دی ہے۔ پرنتو (لیکن) میرا یہ وشواش ہے۔ کہ ایسے تمام لوگ اسلام کی تعلیم سے سخت ناواقف ہیں۔ انہوں نے اسلامی دھرم اور اس کے نیموں پر وچار نہیں کیا۔ اس لئے ان کو یہ اعتراض کرنے کا ساہس (موقعہ) ملا کہ اسلام دھرم بد امنی اور فتنہ و فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ میں نے جہاں تک اسلامی تعلیم پر وچار کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اسلام کی سکھشا کا پہلا اور آخری اُدیش (مقصود) یہ ہے کہ دنیا میں پرماتما کی اپاسنا (پوجا) کی۔ بنی نوع انسان کو امن اور شانتی کی تعلیم دی جائے۔" (پرتاپ ہندی کانپور ۲۲ اگست ۱۹۲۶ء)

بالآخر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نوجوان ہندو دوست اس بات پر وچار کریں گے۔ کہ حقیقی امن اور شانتی کس دھرم پر چل کر قائم ہو سکتی ہے۔ اور بد امنی اور فساد کونسا دھرم پیدا کرتا ہے۔ ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ اسلام ہی وہ دھرم ہے۔

اخبار ”پیغام صلح“ کی ایک غلط بیانی

میری نظر سے پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۹ر مارچ گذرا۔ جس میں عبدالعزیز صاحب شورہ سری نگر کا ایک مضمون بعنوان ”کشمیر میں تحریک احمدیت کی مقبولیت“ شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے علاوہ اور باتوں کے کانگرسی رسالہ الٰہ آباد سے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ مختصر سا نوٹ درج کیا ہے۔ کہ کشمیر میں نیشنل کانفرنس کے بعد احمدی جماعت کا اثر ہے۔ اور اس نوٹ سے مضمون نگار نے یہ غلط نتیجہ دیدہ دانستہ طور پر نکالا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ”کشمیر کے مسلمانوں میں جماعت احمدیہ لاہور کا بہت اثر ہے۔“

قطع نظر اس سے کہ سری نگر کے غیر مبائع حضرات نے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کو اسمبلی کے انتخاب میں امداد دی ہو۔ بحیثیت باشندہ سری نگر اور جماعت احمدیہ کے سیکرٹری ہونے کے میں اصل حالات پر مختصر سی روشنی ڈالنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے سیاسیاتِ کشمیر کے ابتدائی دور سے گہری واقفیت رکھنے کے علاوہ اس تحریک میں کام بھی کرتا رہا ہوں۔ اس زمانے میں ”روشنی“ کے نوجوان ایڈیٹر صاحب کا کہیں وجود ہی نہ تھا۔ اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی حیثیت سے جس قدر کشمیریوں کی امداد ہر رنگ میں فرمائی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی بڑی سی بڑی سیاسی جماعت نے نہیں کی ہے۔ ان ہی عظیم الشان خدمات اور احسانات کے نقوش اب تک اہالیانِ کشمیر کے دلوں پر کندہ ہیں اور کندہ رہیں گے۔ اور یہی وہ اثر ہے۔ جس کا ذکر الٰہ آباد کے کانگرسی رسالہ کو مجبور ہو کر کرنا پڑا ہے۔

علاوہ اس کے شورہ صاحب کا یہ لکھنا کہ ”نیک طینت اور سعید الفطرت اشخاص سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔“ نیک طینت اور سعید الفطرت سے اگر ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ غیر مبائع ہیں۔ تو سخت غلط ہے۔

بخلاف اس کے خدا تعالےٰ کے فضل سے کشمیر میں ہماری بڑی بڑی اور با اثر جماعتیں ہیں۔ اور کئی دیہات میں سالم آبادی احمدیوں کی ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر سینکڑوں کی تعداد میں قادیان جاتے ہیں۔ باقی جو چار نام مضمون نگار نے غیر مبائعین کے بڑے فخر سے اخیر پر درج کئے ہیں۔ کہ یہ دوست حال ہی میں جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے۔ وہ حضرات مدت سے غیر مبائعین کی جماعت میں شامل ہیں۔ چنانچہ میں ۱۹۳۱ء و ۱۹۳۲ء سے ان کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ معلوم نہیں کہ انہیں نومبائعین لکھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ کیا ایڈیٹر صاحب ”روشنی“ اس حقیقت پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

خاکسار خواجہ صدرالدین سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سری نگر حال وارد لائل پور شہر

ایک مفید حوالہ

جب سے غیر مبائعین حضرات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز سے کٹ کر لاہور میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اور جب سے انہوں نے ”خدا کے رسول کے تخت گاہ“ کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ اور جس وقت سے وہ خداوند عالم کی مقدس بستی کو چھوڑ چکے ہیں۔ جس کے متعلق سیدنا حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے خود فرمایا ہے ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اس وقت سے وہ طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں سے مخلوقِ خدا کو اندھیرے میں رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم بارہا یہ امر روزِ روشن کی مانند ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت اہل پیغام نے اختلاف سے قبل سیدنا حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام کو ان کی زندگی میں بھی اور حضور کے وصال کے بعد بھی حضور کو ”نبی“ ”رسول“ ”نجات دہندہ“ ”آخرین میں نازل ہونے والا نبی“ اور ”پیغمبر آخر الزمان“ مانتے رہے ہیں۔ اور پھر ایسا لکھتے بھی رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ گورداسپور کی عدالت میں حلفیہ بیان بھی داخل کر چکے ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب دعوےٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ مگر بغیر شریعت کے اور پھر یہ بھی بیان دیا تھا۔ کہ ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کا منکر کذاب ہے وغیرہ وغیرہ مندرجہ بالا حقیقت کے ہوتے ہوئے بھی غیر مبائعین حضرات صداقت اور حقانیت کو ماننے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔ اور اس بات کو باور کرنے اور قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ کہ واقعی اختلاف سے قبل اکابرین غیر مبائعین سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ اور پھر ایسا بار بار لکھتے بھی تھے۔ آج کے مضمون میں ہم ایک اور مفید حوالہ درج کرتے ہیں۔ شاید اس سے کوئی طالب حق فائدہ اٹھائے۔ اور وہ حوالہ ہے جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی کا۔

” یہ جواب بموجب مسلک مخالفین کے ہے۔ ورنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو وہ نبوت طفیلی حاصل ہے۔ جس کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اور رسول کے مطیعوں کے لئے فرمایا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بموجب اس وعدہ صادقہ کے جو اس آیت کے مصداق ہیں۔ جیسا کہ صدیق و شہید و صالحین ہو سکتے ہیں۔ تو وہ نبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مسیح موعود کے لئے احادیث صحیح میں لفظ نبی اللہ کا متعدد جگہ پر آیا ہے۔“

(التبیان فی استہلال الصبیان حاشیہ صفحہ ۲۳)

اس حوالہ کو پڑھ کر خدا ترس غیر مبائع دوست غور فرمائیں۔ کیا اختلاف سے قبل آپ کے اکابرین سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول

نہ مانتے تھے۔ اور پھر اس بات پر ایمان نہ لاتے تھے۔ کہ نبوت سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جاری ہے۔ اور انبیاء آنحضرت کی اُمت میں ہمیشہ آتے رہیں گے۔ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہوں گے۔ جیسا کہ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے اسی حوالہ میں بیان کیا ہے۔ کیا کوئی طالب حق غیر مبائع دوست ہے۔ جو اس پر غور کرے۔ اور صداقت کو قبول کر سکے؟

(محمد ابراہیم عابد واقف زندگی)

وقف کرو دین کی خاطر جائدادیں دوستو!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا

۱۔ "بہر حال اس وقت مخاطب دونوں ہیں مرد بھی میرے مخاطب ہیں۔ اور عورتیں بھی میری مخاطب ہیں۔ لیکن زیادہ ذمہ واری مردوں پر ہے۔ اس سے اُتر کر عورتوں پر ہے"

۲۔ جو شخص دیتا ہے۔ اُسے اس کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اور اس کا سواں حصہ ایک ہزار دیتا ہے۔ تو ایک الٹھنی کی بالی پہننے والی عورت ایک پائی دے کر اس کے برابر ثواب حاصل کر لیتی ہے۔ اور وہ دونوں ثواب میں ایک جیسے شریک ہیں

۳۔ میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ بچے بھی اس سے پیچھے نہ رہیں۔ اور بورڈنگ اور کالج کے طلباء کو جو خرچ گھروں سے ملتا ہے اس میں سے کھانے کا خرچ اور سکول یا کالج کی فیس نکال کر جو بچتا ہو۔ وہ اس کے برابر ادا کر دیں

۴۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر ایک آدمی اپنے فرض کو ادا کرنے کی کوشش کرے

۵۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک وقفین جائدادیں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ ان کو اس عرصہ میں (۱½ ماہ کے عرصہ میں) اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔

(صیغہ واقف جائداد)

جناب مولوی ابو محمد عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ!

حضرت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رئیس کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن جانثاروں میں سے تھے جنہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے آمد مسیح کا شدید اور بے تابانہ انتظار کیا۔ ذرا جذباتی لحاظ سے تصور فرمائیے کہ جو مشتاق اپنے آسمانی محبوب کے نزول کے انتظار میں ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت اور عرفان کے ذریعہ قبل از وقت اُس کے لئے آنکھیں بچھائے بیٹھے ہوں۔ جب اُن کو معلوم ہو جائے کہ ان کا محبوب آسمانی مہمان دنیا میں نازل ہو چکا ہے۔ تو وہ کس طرح صدیقی شان سے ایمان لائیں گے۔ جناب مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ اول چوہدری سر شہاب الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور خود کھیوہ باجوہ آکر جناب مولوی صاحب سے ذکر کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کہ میں تو بیعت بھی کر چکا ہوں۔ فرماتے کہ اس پر میری طبیعت میں عجیب حسرت انگیز استعجاب پیدا ہوا۔ اور میں نے دو تین باتیں چوہدری شہاب الدین صاحب سے پوچھیں جن کو اُنہوں نے اعتراض خیال کر کے استدلالی جواب دیئے۔ لیکن میں دل میں شرمندہ ہو رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا تھا۔ کہ ایک مضطر اور مضطرب دل سے دوسرے بعض لوگ سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں بیعت کا خط لکھا۔ اور اس وقت سے لے کر آخری دم تک احمدیت کی فوج کے ایک مدبر بہادر اور رضا کار افسر کی حیثیت سے احمدیت کی خدمت کی۔ ان دنوں آپ کے فرزند چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ایسی مرحوم لاہور میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فوراً اُن کو تبلیغی نوعیت کا خط لکھا۔ لیکن جب اُن کو جواب ملا۔ کہ میاں جی! آپ کا خط آنے سے پہلے ہی میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا کرتے۔ کہ اس جواب پر میری آنکھوں سے آنسو بھر آئے۔ اس لئے بھی کہ میرے لڑکے کو اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کی توفیق بخشی۔ لیکن اس سے بڑھ کر اس وجہ سے کہ میرا لڑکا بھی استقبالِ احمدؐ میں مجھ سے سبقت لے گیا۔

آگے چلنے سے پہلے میں یہ ذکر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ میں اس مضمون میں نہایت احتیاط سے صرف بعض اُن واقعات کا ذکر کر رہا ہوں جو میں نے خود جناب مولوی صاحب کے منہ سے سنے۔ گو اس میں غلطی کا امکان ہو سکتا ہے لیکن تاہم مجھے ان واقعات کی صداقت کا یقین ہے۔ الفضل میں قطعاً گنجائش نہیں کہ آپ کے محاسن۔ خصائل اور سوانح حیات تفصیل سے لکھے جا سکیں۔ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس دن آپ کی کھیوہ میں وفات ہو رہی تھی۔ اُسی روز اُسی وقت میں لاہور میں ایک خط دستی آپ کی خدمت میں لکھ رہا تھا۔ کہ میں شدید مصروفیت کے باعث کافی عرصہ سے حاضر نہیں ہو سکا۔ ایک یا دو مہینے کے اندر ہفتہ عشرہ کے لئے حاضر ہو کر آپ کے سوانح حیات آپ کی موجودگی میں قلمبند کرنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔ لیکن افسوس میں اس سعادت سے ہمیشہ کیلئے محروم رہا۔ دوسرے یہ ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ کہ بقول جناب مولوی صاحب ابتداء میں چوہدری سر شہاب الدین صاحب نہایت مخلص اور احمدیت کی تبلیغ کا والہانہ جذبہ رکھتے تھے آپ نے ضلع سیالکوٹ کے دیہات میں پھر پھر کر پیغام حق پہنچایا۔ اور بہت لوگوں کو خبری سنایا۔ چوہدری صاحب موصوف جناب مولوی صاحب کے رشتہ دار بھی تھے۔ یعنی چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی بیوی سر شہاب الدین صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

جناب چوہدری ابو محمد عبد اللہ صاحب کے تبحر علمی سے سلسلہ کے کم احباب صحیح معنوں میں واقف ہیں۔ آپ چوٹی کے اُن علماء میں سے تھے علوم قرآنی اور احادیث کے علاوہ منطق فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ یتیم رہ گئے تھے۔ اور بالکل چھوٹی عمر میں ایک میل کے فاصلہ پر باندوں کی ایک بستی موضع ... میں ایک غریب مولوی صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا جو ایک فاضل اور متقی انسان تھے

قرآن کریم اور حدیث پڑھنے کے بعد طب بھی شروع کر چکے تھے۔ کہ پھر اور آگے پڑھنا شروع کیا۔ لیکن رکاوٹیں بہت تھیں یتیمی۔ بیوہ والدہ کی خدمت کا احساس اکلوتا بیٹا ہونے کی وجہ سے والدہ سے جدائی کا احساس اور مالی حالات کی ناسازگاری کے علاوہ سب سے بڑی روک یہ تھی کہ دیہات کے جاہل لوگ اشتیاق تعلیم کو خبط کہتے اور خوشامدی سیماب (؟) شان کے خلاف خیال کرتے جناب مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے۔ کہ کئی دفعہ بعض برادری کے آدمیوں نے جو اپنے آپ کو "چوہدری" خیال کرتے تھے مجھے نصیحت کی کہ یہ ملانوں کا کام ہے۔ کہ کتابیں پڑھتے رہیں اور کام کچھ نہ کریں۔ تو اس خبط میں خود بھی مر جائے گا۔ اور اپنی والدہ کی زندگی کو بھی ختم کر دیگا۔ لیکن آپ جواباً فرمایا کرتے۔ کہ میرا خدا مجھے ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اور میں دنیا میں ثابت کر دوں گا۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جائے۔ "چوہدری" کس طرح اُس کے قدم چومتی ہے یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے۔ کہ ایک یتیم بے کس اور بے بس بچہ اپنی مسکین بیوہ والدہ کی آغوش میں پرورش پا کر اس قدر منبع فضل (؟) دیکھتا ہے۔ چنانچہ آپ کے وفات کے موقع پر آپ تقریباً سو مربع زمین کے مالک اور بے شمار اولاد کے باپ تھے۔

جن دنوں جناب مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی پنجاب میں تشریف لائے۔ اور وزیر آباد میں قیام کیا۔ اُن کی آمد پر جناب مولوی صاحب بھی وزیر آباد میں قیام کیا اُن کی آمد پر حضرت مولوی صاحب بھی وزیر آباد تشریف لے گئے۔ اور بادشاد حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی حافظ عبد المنان صاحب سے بخاری شریف پڑھنی شروع کی۔ لیکن چند دنوں کے بعد حضرت غزنوی صاحب سے شکایت کی۔ کہ حافظ صاحب تو خود بہت غلطیاں کرتے ہیں جب میں اصلاح کرتا ہوں۔ تو وہ بُرا مناتے ہیں۔ لیکن آپ کو فوراً اعتبار نہ آیا۔ کہ ایک دس کا ایک مسلمہ جید عالم کس طرح غلطیاں نکال سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا کہ اچھا جب حافظ صاحب پڑھیں گے۔ تو میں ایک طرف ہو کر سنوں گا چنانچہ اُن کو معلوم ہو گیا۔ کہ واقعی حافظ صاحب غلطیاں کرتے تھے۔ چنانچہ اس کے بعد جناب غزنوی صاحب نے آپ کو خود کافی عرصہ پڑھایا۔

اپنی شادی کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اُن کے خسر جو اچھے زمیندار تھے۔ گھوڑی پر سوار کھیوہ سے گزرتے چینگا دمیوں کے پاس حقہ پینے بیٹھ گئے۔ وہاں جناب مولوی صاحب کا تذکرہ ہو رہا تھا کہ ایک زمیندار لڑکا۔ اتنا نالائق نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کتابوں کا کیڑا بنا رہے دیکھینگے۔ کہ ایسے فاقہ مست عالم کو لڑکی کون دے گا۔ اسی مجلس سے اُٹھ کر آپ کے خسر آپ کو تلاش کر کے ملے۔ اور اپنی لڑکی کا رشتہ پیش کیا۔ آپ نے قبول کیا۔ چنانچہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایسی وودہ بیوی عطا کی جو کہ اتقا۔ سادگی اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ تھیں۔ اور تقریباً آپ کے برابر عمر پائی اور اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم الشان نسل کی ماں بنایا میں سمجھتا ہوں۔ کہ اپنی اولاد سے شدید محبت کرنے والا۔ اور پھر اکرام اولاد کرنے والا آپ جیسا باپ دنیا میں کم ہی ہو سکتا ہے۔ فرمایا کرتے کہ ایک دفعہ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ سے گھر آئے اور کہا کہ میرا بڑھاپے کو دل نہیں چاہتا۔ آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ان دنوں آپ نے "دلاپی" کا کام شروع کیا ہوا تھا۔ آدھی رات کے بعد چودھری محمد اسمٰعیل صاحب کو جگایا۔ اور ساتھ لے گئے۔ کھیت میں پہنچکر کافی دن چڑھے تک ہل کے پیچھے لگائے رکھا اور خود نماز کے بعد کھیت میں سے گھاس وغیرہ نکالتے رہے۔ اور بعد میں قرآن شریف پڑھتے رہے دوسری رات کو پھر جگایا۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے نہایت ادب سے عرض کی کہ "میاں جی۔ میں آج ہی سیالکوٹ واپس جانا چاہتا ہوں۔ اور اب اچھی طرح پڑھونگا۔ چنانچہ وہ بعد میں بی۔ اے پاس کر کے ای۔ اے۔ سی ہو گئے۔ اور اس خاندان کی وجاہت کا شاندار ذریعہ بنے ایک دلچسپ بات کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ خلافت ثانیہ کے شروع سے چودھری محمد اسمٰعیل صاحب غیر مبائع تھے۔ ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"ایک لاہوری کہتا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ اگر چندہ دینا ہے۔ تو پیغامیوں کو دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بیچارے غریب ہیں۔ اور اگر دعا کرانی ہے۔ تو قادیان والوں سے کرانی چاہیئے۔ کیونکہ دعا انہی کی قبول ہوتی ہے۔" یہ ذکر تو میں نے بھی حضور کے منہ سے سُنا۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کس کے متعلق۔ بعد میں مجھے جناب مولوی صاحب نے پوچھا پتہ ہے حضور نے کس کا ذکر کیا ہے۔ اور بڑے زور سے ہنس رہے تھے۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تو ہنستے ہنستے فرمایا "ہمارے چوہدری کا" بعد میں بھی کئی دفعہ اس بات کا ذکر کر کے ہنسا کرتے تھے۔ آپ کے چہرہ پر تبسم اور شگفتگی ہمیشہ رہتی تھی۔ لیکن قہقہہ مار کر کبھی نہیں ہنستا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور سے عرض کی۔ کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیے۔ حضور نے فرمایا۔ "وہ مولوی صاحب نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی چیز کرنی کی ہو۔ اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ تقریباً" پینسٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ "باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ شاید قرآن کریم اسقدر زیادہ پڑھنے والے اور اتنے شیدائی دنیا میں کم ہی ملیں گے آپ نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کے معارف پر تدبر کیا ہوا تھا اور آپ کا دعوٰی تھا کہ قرآن کریم کی ہر آیت سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کر سکتا ہوں۔ آپ نے قرآن مجید کے لاتعداد دور کئے ہوئے تھے۔ فرمایا کرتے کہ خطبات جمعہ میں قرآن مجید کے تین تفسیری دور بھی ختم کر چکا ہوں۔ استدلالی قوت اسقدر زبردست تھی کہ ایکدفعہ منٹگمری میں ایک مدرسین کی مجلس میں تشریف فرما تھے اور وہاں دیوان حافظ کی تعریف ہو رہی تھی آپ نے فرمایا کہ اس سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور احمدیت کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ کسی نے کہا اس سے احمدیت کا کیا تعلق۔ آپ نے چیلنج کیا کہ کوئی شعر پڑھو۔ میں اس سے ثابت کر دونگا چنانچہ کسی نے ایک شعر پڑھا۔ اس سے آپ نے ایسا

درخواست دعا:- (مکرمی المکرم سید مقبول حسین شاہ صاحب آف دہلی شاہدرہ جو کہ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ اور جن کے ذریعے کئی طالبان حقیقت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے حال ہی میں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ سے خصوصاً۔ اور دیگر احباب جماعت سے عموماً استدعا ہے کہ خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین (شیخ گلزار محمد احمدی دار البرکات)

ضرورت:- کنری سندھ میں تجارتی کاروبار کیلئے وسیع گنجائش ہے۔ دوکاندار اور پیشہ ور احمدی اپنے کاروبار کو فروغ دے سکتے ہیں۔ دریافت طلب امور کے لئے مجھے لکھیں۔
ڈاکٹر احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ کنری۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ۸؍ چھ ماشہ ۵؍ تین ماشہ ۱۲؍

ملنے کا پتہ: **دواخانہ خدمتِ خلق قادیان** ضلع گورداسپور

حیاتین

یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ جن کو کھانا کھانے کے بعد اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی۔ اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ دودھ اور گھی ہضم نہ کر سکتے ہوں وہ ان گولیوں کے استعمال کے ساتھ دودھ اور گھی بتدریج استعمال کریں۔ تو چند ہی دنوں میں سیروں دودھ اور گھی ہضم کر سکیں گے۔ بعض امراض معدہ کی خرابیوں کے باعث خداتعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے محروم ہو کر زندگی کے لطف کو کھو دیتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ "حیاتین" کا استعمال انہیں ایک نئی اور فرحت بخش زندگی سے بہرہ اندوز کر دے گا۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض کے علاوہ پیٹ کے درد۔ پیچش۔ اسہال اور پیچش کیلئے بھی بیحد مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ۔ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔ نقرس اور گنٹھیا کو بہت حد تک فائدہ دیتی ہیں۔ ان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ آہستہ آہستہ بدن کو مضبوط اور طاقتور بناتی ہیں۔
ایک روپے کی بیس گولیاں۔ **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے

اکیس ۲۱ اکیس ۲۱۰۰۰ ہزار روپے کے دو ۲ انعام

جو صاحب ان کو پبلک جلسہ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے۔ ان کو دو ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے متعلق اردو یا انگریزی رسالہ کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائیگا۔ **عبد اللہ الہ دین۔ الہ دین بلڈنگس سکندر آباد دکن**

پن و پنسل

سکول کے بچے و بچیوں کے لئے سستے فونٹن پن منگوائے گئے ہیں دیگر احباب بھی تشریف لائیں اور ملاحظہ فرمائیں! ہم آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ **دفتر تجارت تحریک جدید قادیان**

حبّ جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی۔ فیروزہ۔ بسد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ اور جدوار خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنے بیاض میں فرماتے ہیں۔ مقوی دل و دماغ و روح باصرہ و تریاق سموم و دافع خفقان و جزام و بواسیر و جنون حمی وبائی حصبہ (خسرہ) جدری (چیچک) امراض رحم۔ محلل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے۔
قیمت دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کا کورس پندرہ روپے گولیاں مشین سے بنی ہوئی ہیں۔
طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

پیپل کی داڑھی کی اشد ضرورت

دوائی کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیپل کی داڑھی کم از کم پانچ تولہ کی اشد ضرورت ہے۔ جو صاحب تلاش کر کے ارسال کریں گے ان کو اخراجات کے علاوہ پانچ روپے انعام بھی پیش کیا جائے گا۔ مگر ارسال کرنے سے قبل بذریعہ خط اطلاع دیں۔ اور میرا جواب ملنے کے بعد ارسال کریں۔ خاکسار نور الدین ذیلدار چک نمبر ۶/۱۱۱ ڈاکخانہ براستہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

اعلان عام:- صاحبان ہماری دوکان امرتسر میں فسادات سے جل گئی ہے۔ اور ہمارے پاس اصلی مشہدی لنگیوں کا سٹاک بقایا موجود ہے۔ جس لنگی کا نرخ پہلے ۳۵/۸ تھا۔ اس کی قیمت ہم نے ۲۰/- روپے کر دی ہے۔ پیکنگ فری ہوگا۔ ڈاک خرچ ۱۳/- آپ کے ذمہ ہوں گے۔ سٹاک میں رنگ بہت موجود ہیں۔ سیلٹی۔ کیسری۔ نسواری۔ سیاہ۔ بسکٹی۔ فاختہ۔ بادامی۔ ململ کی پگڑی سے یہ سودا ہزار درجہ بہتر ہے۔ بذریعہ وی۔ پی طلب کریں۔ **بٹالہ ہاؤس کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر** ۱۳

ضروری خبریں

لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند مستعفی ہو گئے

لنڈن ۱۷ اپریل۔ لارڈ پیتھک لارنس نے وزیر ہند کے عہدہ سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ آج سے دو ماہ قبل ہی میں نے ریٹائرڈ ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن آپ کے کہنے پر یہ ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے اس اہم عہدہ کی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو جانا چاہیئے مستقبل قریب میں بھاری ذمہ واریاں اس عہدہ پر پڑنے والی ہیں۔ خاص کر اختیارات منتقل کرنے کے سلسلے میں ہندوستان اور برما کے لئے نیا قانون بنانے پر اسے پارلیمنٹ سے منظور کرنے کی ضرورت پڑنے والی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اہم ذمہ واریاں کوئی ایسی شخصیت اٹھائے جو عمر میں مجھ سے کم ہو۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے اس خط کے جواب میں لارڈ پیتھک لارنس کی خدمات کو سراہا۔ اور لکھا کہ گذشتہ بیس ماہ میں لارڈ پیتھک لارنس نے باوجود ضعیف العمری کے شبانہ روز محنت سے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ گذشتہ سال ہندوستان جانے اور وہاں کی سیاسی گفت و شنید میں آپ نے بہت نمایاں حصہ لیا۔ لارڈ سٹول پوسٹ ماسٹر جنرل کو آپ کی جگہ وزیر ہند مقرر کیا گیا ہے۔ آپ کی عمر چالیس برس ہے۔ آپ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۵ء تک برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف لارڈز میں لیبر پارٹی کے چیف وہپ رہے ہیں۔

شرومنی اکالی دل کی قرارداد

امرتسر ۱۸ اپریل گیانی کرتار سنگھ کی صدارت میں شرومنی اکالی دل کی مجلس عاملہ کا اجلاس طویل عرصہ تک جاری رہا اس کے بعد چند قراردادیں پاس کی گئیں۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پنجاب میں فرقہ وارانہ فسادات کو بند کرنے کا واحد طریق یہ ہے کہ صوبہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں حدود متعین کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کیا جائے۔

سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور سردار بلدیو سنگھ آج تیسرے پہر وائسرائے ہند سے ملاقات کر رہے ہیں۔

فرقہ وارانہ فسادات

سرحد گورنمنٹ کے وزیر قاضی عطاء اللہ نے ایک بیان میں کہا کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں اب حالت پر قابو پا لیا گیا۔ گو ابھی فضا مخدوش ہے۔ وہاں پر مزید فوج بھیجی جا رہی ہے۔

امرتسر میں گذشتہ ۳۶ گھنٹوں میں پانچ وارداتیں ہوئی ہیں۔ کرفیو کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

کلکتہ میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں آتشزدگی اور اکا دکا حملوں کی چھ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ایک مقام پر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

لاہور میں خوفناک آتشزدگی

لاہور ۱۷ اپریل آج دوپہر ہربنس پورہ کے آرڈیننس ڈپو میں خوفناک آگ لگ گئی بیان کیا جاتا ہے کہ لاہور کی تاریخ میں اتنی خوفناک آگ کبھی نہیں لگی تھی۔ یونٹ کے تین شیڈ آگ سے متاثر ہوئے۔ سارا سامان جل گیا۔ غیر سرکاری طور پر دو کروڑ روپے کے نقصان کا اندازہ ہے۔ سات سات میل کے فاصلہ پر دھواں صاف طور پر دکھائی دیتا تھا۔

ہندوستان کا تجارتی مشن انقرہ میں

انقرہ ۱۷ اپریل ہندوستان کا جو تجارتی مشن مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہا ہے وہ ایران۔ عراق شام۔ لبنان اور مشرق وسطےٰ کے دوسرے ممالک کے دورہ کرنے کے بعد ترکی پہنچ گیا ہے۔ انقرہ میں وفد کے ارکان نے ایوان تجارت ترکیہ کے ممبروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ وفد کے لیڈر اصفہانی ہیں۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ آپ تجارتی مشن کے لیڈر کے علاوہ مسٹر جناح کے ذاتی نمائندہ بھی ہیں۔ اور اس حیثیت سے وہ ہر جگہ مسلم لیگ کے مطالبہ اور مسلمانان ہند کے نقطہ نگاہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ مشن کے ایک رکن نے بتایا کہ ہم جہاں کہیں بھی گئے لوگوں نے مسلمانان ہند کے مطالبے سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مشرق وسطےٰ کے قریباً تمام اسلامی ممالک مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل دستور ساز اسمبلی نے یونین کے اختیارات وضع کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے اور اس کی رپورٹ اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کے سامنے پیش کر دی ہے۔ یہ رپورٹ چھ ہفتوں تک غور و خوض کرنے کے بعد متفقہ طور پر پیش کی گئی ہے۔ کمیٹی کے آخری اجلاس میں جے پور اور بڑودہ کے دیوان بھی شامل ہوئے تھے۔ اور ان کے کہنے پر ریاستوں سے تعلق رکھنے والے بعض امور پر دوبارہ غور کیا گیا تھا۔ شہریوں کے بنیادی حقوق کے متعلق جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے بھی رپورٹ مرتب کر لی ہے۔ اس کمیٹی کے صدر آچاریہ کرپلانی نے ایک بیان میں کہا ہم نے آئین بناتے ہوئے امریکہ اور آئرلینڈ سے کافی فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن ہر حالت میں ہندوستان کے مخصوص حالات کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ گورنروں کی کانفرنس کے ختم ہونے کے بعد وائسرائے ہند نے پھر لیڈروں سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ آج آپ نے آچاریہ کرپلانی صدر کانگرس سے دوسری بار ملاقات کی۔

ٹراونکور ۱۷ اپریل ریاست کے دیوان نے ایک بیان پر اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ گاندھی جی اور مسٹر جناح نے مشترکہ طور پر اہلیان ملک سے امن کے ساتھ رہنے کی اپیل کی ہے۔ آپ نے کہا کہ آجکل کی سیاسی الجھن کا واحد حل یہ ہے کہ کانگرس مسلم لیگ۔ اکالی پارٹی۔ اور عیسائیوں کے نمائندوں پر مشتمل فوری طور پر ایک گول میز کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں باہمی اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

پشاور ۱۷ اپریل۔ گورنر سرحد نے آج صبح پشاور پہنچنا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنا پروگرام تبدیل کر کے دہلی میں مزید قیام کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے آج وزیر اعظم سرحد ڈاکٹر خانصاحب کو بھی دہلی بلا بھیجا ہے۔

لکھنؤ ۱۷ اپریل۔ آج یو۔ پی اسمبلی میں ہوم منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی ہے جس میں قیام امن کے لئے مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی کی مشترکہ اپیل کو سراہا گیا لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر زیڈ۔ ایچ لاری نے اپنی پارٹی کی طرف سے قرارداد کی حمایت کی۔

دمشق ۱۷ اپریل۔ عرب لیگ کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ مجلس اقوام متحدہ میں جب مسئلہ فلسطین پر غور و خوض ہو گا۔ تو عرب لیگ کی رکن تمام حکومتوں کی طرف سے فلسطین پر سے برطانوی اقتدار کے فوری خاتمہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔

راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ ملک فیروز خان نون راولپنڈی ڈویژن کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد آج لاہور پہنچے۔ معلوم ہوا ہے آپ بہت جلد صوبہ سرحد کی لیگ ایجی ٹیشن کے متعلق پوری طرح آگاہ ہونے کے لئے صوبہ سرحد جا رہے ہیں۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ حکومت پنجاب کے جن سرکاری دفاتر نے ۷ مئی سے شملہ میں منتقل ہو جانا تھا۔ ان کے بارے میں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان دفاتر کو شملہ لے جانے کی کارروائی کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

لائلپور ۱۷ اپریل۔ گندم درجہ ۹۔۱۲۔۰ گندم فارم ۰۔۱۴۔۹ گڑ دیسی ۰۔۱۷ تا ۰۔۸۔۱۹ شکر نمبر ۰۔۱۹ تا ۰۔۲۳۔ گھی دیسی ۰۔۱۲۶